سوال

(180)ایک فرضی مسئلہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مرگیا اورباپ، ایک بیٹی، ایک حقیقی بھائی، ایک حقیقی بہن اورچند پدری بھائی چھوڑگیا، اس کی میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ (عبداللہ ا۔ حائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترکہ دوحصوں میں تقسیم ہوگا۔ آدھا بیٹی کےلیے فرضی حصہ اورآدھا باپ کےلیے فرضی اور تنصیصی (حصہ فرضی اورباقی بطورعصبہ) اوربہن بھائیوں کےلیے کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ اہل علم کے اجماع کی روسے باپ کی موجودگی میں محروم ہیں۔ لیکن اگرمتوفی کے ذمہ قرضہ ثابت ہوتوورثہ کی تقسیم سے پیشتراس کی ادائیگی کی جائے گی۔ پھرجوکچھ بچ رہے، وہ مذکورہ وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

اسی طرح اگرمیت نے کوئی شرعی وصیت کی ہواوروہ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی یااس سے کم ہوتوورثاء میں ورثہ کی تقسیم سے پیشترترکہ سے اس کانکالنا بھی واجب ہے۔ میت کویہ حق نہیں کہ وہ ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اوراس نے زیادہ کی وصیت کی ہوتووہ صرف مکلف اورنیک ورثاء کی رضامندی سے ہی نافذہوسکتی ہے۔ ورنہ زائد حصہ نافذنہ ہوگااورو ارثوں میں تقسیم سے قبل قرضہ اوروصیت کی ادائیگی پردلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ الی ان قال سبحانہ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ

''اللہ تمہاری اولادکے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابرہے۔۔۔۔تاآنکہ فرمایا۔۔۔یہ تقسیم وصیت کے بعدہوگی جومیت نے کی ہو۔یا قرض ادا کرنے کے بعدہوگی۔''(النساء:۱۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن بازرحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 162

محدث فتویٰ